کریمہ اہل بیت کی کرامتیں

<"xml encoding="UTF-8?>

چونکہ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا اس خاندان کی چشم و چراغ ہیں جس کے لئے زیارت جامعہ میں ان کو مخاطب کرتے ہوئے یہ جملہ ملتا ہے " عادتکم الاحسان و سجیتکم الکرم " احسان آپ کی عادت اور کرم آپ کی فطرت ہے ۔ (۱) لہٰذا بہت ساری کرامتیں آستانہ مقدس سے ظاہر ہوئیں جس سے بزرگوں میں ملا صدر آیۃ اللہ بروجردی جیسے افراد سے لے کر دور و دراز ملکوں سے آنے والے عاشقان ولایت جو زیارت کی غرض سے آئے سب کے سب آپ کی کریمانہ فطرت ، لطف و احسان سے فیضیاب ہوئے لیکن افسوس کہ یہ تمام کرامتیں محفوظ نہیں ہیں ہم بعنوان نمونہ چند کرامتوں کو ذکر کرتے ہیں :

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ اراکی سے منقول کرامتیں

حضرت آیت اللہ العظمیٰ اراکی قدس اللہ نفسہ الزکیہ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے ہاتھ میں ورم کی کیفیت پیدا ہوگئی اور جلد پھٹنے لگی یہاں تک کہ میں وضو کرنے سے بھی معذور ہو گیا مجبورا تیمم کرتا تھا ۔ اس سلسلے میں تمام علاج و معالجہ بے کار ثابت ہوا آخر کار حضرت معصومہ سلام اللہ علیہاسے متوسل ہوا مجھے الہام ہوا کہ دستانہ استعمال کروں میں نے ایسا کیا کچھ دنوں بعد میرا ہاتھ بالکل ٹھیک ہو گیا۔
مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ نے فرمایا کہ جناب حسن احتشام (۲) آقای شیخ ابراہیم صاحب الزمانی تبریزی (جو ایک نیک اور مخلص انسان تھے) سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ میں زیارت کے لئے مشرف ہوا ہوں جیسے داخل ہونا چاہا تو حرم کے خدام نے کہا کہ حرم بند ہے چونکہ حضرت فاطمہ الزہراء اور جناب معصومہ ضریح میں محو گفتگو ہیں اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے میں نے کہا سیدہ سلام اللہ علیہا میری ماں ہیں میں ان کے لئے محرم ہوں تو پھر لوگوں نے مجھے اندر جانے کی اجازت دیدی اندر جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ یہ دونوں بیبیاں تشریف فرما ہیں اور بالائے ضریح محو گفتگو ہیں تمام باتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے فرما رہی ہیں کہ سید جعفر احتشام نے میری مدح کی ہے ظاہراً وہ حضرت کی مدح کر رہے تھے ۔
آقای شیخ ابراہیم نے یہ خواب میں اہل منبر کے دورہ والے جلسے میں پیش کیا وہاں جناب جعفر احتشام بھی موجود تھے حاج احتشام نے کہا ان اشعار کا کچھ حصہ آپ کو یاد بھی ہے کہا ہاں " دخت موسیٰ بن جعفر " جیسے ہی شیخ ابراہیم سے سنا رونے لگے اور کہنے لگے کہ ہاں یہ میرے اشعار میں سے ہیں ۔
ہم اس کلام کو بطور کامل یہاں ذکر کرتے ہیں :

ای خاک پاک قم چہ لطیف و معطری
خاکی ولی ز ذوق و صفا بند گوہری

گوہر کجا و شان تو نبود عجیب اگر

گویم ز قدر و منزلت از عرش برتری

بس باشد این مقام ترائی زمین قم
مدفن برای دختر موسیٰ بن جعفری

ای بانوی حریم امامت که مام دہر
نازاده بعد فاطمہ یک ہم چون دختری

یا فاطمہ حریم خدا بضعة بتول
محبوبہ مکرمہ حی داوری

ہستی تو دخت موسیٰ و اخت رضا یقین
گر دوں ندیده ہم چون پدر ہم برادری

فخر امام ہفتم و ہشتم که از شرف
وی رایگانہ دختر و آن را تو خواہری

مریم که حق ز جملہ زنہایش برگزید
شایستہ نیست آنکہ کند با تو ہمسری

از لطف خاص و عام تو ای عصمت اللہ
بر عاصیان شفیعہ فردای محشری

صد حیف یوم طف نبودی بکربلا
بینی بنات فاطمہ با حال مضطری

زینب کشید نالہ که یا ایہا الرسول
بین بہر ما نمانده نہ اکبر نہ اصغیری

و آن یک شکستہ بازو و آن یک دریده گوش
و آن دیگری بہ چنگ لئیم ستمگری

یا فاطمہ بجان عزیز برادرت
بر احتشام لطف نما قصر اخضری

سید جعفر احتشام ایک کیفیت اور مخصوص انداز میں مصائب پڑھا کرتے تھے اور خود بھی بہت زیادہ روتے تھے آپ کے فرزند حسن احتشام فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے کہا کہ دیگر شعراء کی طرح آپ بھی اپنا تخلص پیش کیا کیجئے لیکن انھوں نے میری عرض قبول نہیں کی کافی اصرار و گزارش کے بعد ایک شعر پڑھا جو اسی نظم کا مقطع ہے ۔

یعنی ای فاطمہ بجان عزیز برادرت بر احتشام لطف نما قصر اخضری

وہ فرماتے ہیں کہ جناب معصومہ علیہا السلام نے انھیں قصر اخضری عنایت بھی کیا میں نے پوچھا کس طرح تو آپ نے کہا کہ جہاں پر آقای مرعشی کا مصلیٰ بچھتا تھا وہاں پر گچ کاری کر کے سبز سنگ مرمر لگا دیا گیا ہے اور جناب احتشام کی قبر اسی حرم میں مسجد بالا سر پر موجود ہے یہ سبز قصر تھا جو جناب احتشام کو مل گیا ۔

آقای الحاج شیخ حسن علی تہرانی (جو آیۃ اللہ مروارید کے نانا تھے) جن کا شمار بزرگ علماء میں ہوتا تھا نیز میرزائے شیرازی کے فاضل و ارشد شاگردوں میں تھے جنھوں نے نجف کی مقدس و مشکبار فضا میں علم و ادب کی اپنی پیاس پچاس سال تک بجھائی ہے آپ کے ایک بھائی جو شال فروش کے نام سے شہرت رکھتے تھے نجف کے تاجروں میں شمار ہوتے تھے طالب علمی کے زمانے میں آپ کے بھائی ماہانہ پچاس تومان دیاکرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے تاجربھائی کی وفات ہو گئی اور ان کا جنازہ قم آیا اور قم میں دفن کردئے گئے ۔

حاج شیخ حسن علی نے اپنی عمر کے آخری لمحات میں مشہد مقدس کی سکونت اختیار کر لی تھی جب انھیں ٹیلیگرام سے بھائی کے مرنے کی خبر دی گئی تو خبرپاتے ہی امام ہشتم امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ میں اپنے بھائی کی خدمتوں اور نوازشوں کا صلہ انھیں نہیں دے سکا مگر یہ کہ آپ کے در پر حاضر ہوا ہوں اور اجتجا کر رہا ہوں کہ آپ اپنی بہن حضرت معصومہ سے سفارش کردیں کہ وہ میرے بھائی کی نصرت کردیں ۔ اسی شب ایک تاجر (جو اس واقعہ سے بے خبر تھا) نے خواب دیکھا کہ حرم حضرت معصومہ میں مشرف ہوا ہوں وہاں پر لوگ کہہ رہے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام قم تشریف لائے ہیں ایک تو اپنی بہن سے ملاقات کرنے دوسرے شیخ حسن علی کے بھائی کے لئے حضرت معصومہ سے سفارش کرنے کے لئے ۔

تاجر اس خواب کا مطلب سمجھ نہیں سکا اور حاج شیخ حسن علی سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ جس رات تم نے خواب دیکھا ہے میں اپنے بھائی کے متعلق امام رضا علیہ السلام سے متوسل ہوا تھا تمہارا یہ خواب صحیح اور سچا ہے

آقای سید محمد تقی خوانساری مرحوم نے اس خواب کو سننے کے بعد فرمایا کہ اس خواب سے استفادہ ہوتا ہے کہ قم حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا حرم ہے یہی وجہ ہے کہ امام رضا علیہ السلام قم تشریف لائے ۔ اور حاج شیخ حسن علی کے بھائی کے متعلق سفارش کی لیکن خود حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس مسئلہ میں کوئی مداخلت نہیں کی چونکہ یہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہاکا علاقہ ہے اور حضرت اس میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے ہیں (حضرت آیت اللہ اراکی کے حوالے سے ان کرامتوں کی کیسٹیں آستانہ کے امور فرہنگی میں موجود ہیں)۔

جلال و جبروت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

آقای شیخ عبد اللہ موسیانی جو (آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی کے شاگرد تھے) نقل فرماتے ہیں کہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی طلاب سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے قم واپس ہونے کی علت یہ ہے کہ میرے والد سید محمود مرعشی نجفی (کہ جو ایک مشہور زاہد و عابد تھے) نے حضرت علی علیہ السلام کے حرم اقدس میں چالیس شبیں گذاریں ایک شب (مکاشفہ کی حالت میں) حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا کہ آنحضرت فرما رہیں ہیں کہ سید محمود کیا چاہتے ہو ؟ جواب دیا کہ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر کہاں ہے تاکہ اس کی زیارت کروں حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں حضرت کی وصیت پائمال کرکے تمھیں ان کی اصل قبر کا پتہ نہیں دے سکتا پھر سید محمود نے عرض کی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زیارت پڑھتے وقت میں کیا کروں ؟ تو حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ خداوند عالم نے حضرت فاطمہ کا تمام جلال و عظمت شان حضرت معصومہ قم علیہا السلام کو عطا کردیا ہے لہٰذا جو بھی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زیارت کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے وہ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہاکی زیارت کرے ۔
پھر حضرت آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی فرماتے ہیں کہ میرے والد مجھ سے سفارش کیا کرتے تھے کہ میں زیارت کرنے پر قادر نہیں ہو لیکن تم جاوٴ اور ان کی زیارت کرو لہٰذا میں اپنے والد کی سفارش کی وجہ سے حضرت معصومہ اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کی خاطر ایران آیا اور موسس حوزہ علمیہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ حائری اعلیٰ اللہ درجاتہ کے اصرار پر قم ہی میں رہ گیا آیت اللہ مرعشی اس زمانے میں کہا کرتے تھے کہ ساٹھ سال سے ہر روز حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا سب سے پہلا زائر میں ہوتا ہوں (یعنی جو شخص سب سے پہلے روزانہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا تھا وہ آیت اللہ مرعشی ہیں)

حضرت فاطمہ معصومہ کی نوازشیں

جناب آقای عبد اللہ موسیانی حضرت آیت اللہ مرعشی سے نقل فرماتے ہیں کہ میں سردی کے موسم میں ایک شب بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہوگیا سوچا کہ حرم چلا جاوٴں لیکن نا وقت اور بے موقع سمجھ کر پھر سونے کی کوشش کرنے لگا اور سر کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ لیا تا کہ اگر نیند بھی آنے لگے تو سو نہ سکوں ۔ خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک بی بی کمرے میں داخل ہوئیں ہیں (جن کا قیافہ میں نے بخوبی دیکھا لیکن اسے بیان نہیں کروں گا) اور فرماتی ہیں کہ سید شہاب اٹھو اور حرم جاوٴمیرے بعض زائرین کڑاکے کی سردی سے جان بحق ہونے والے ہیں ۔ انھیں بچاوٴ آپ فرماتے ہیں کہ میں بلا تامل حرم روانہ ہوگیا وہاں پہنچ کر دیکھتا ہوں کہ حرم کے شمالی دروازے (میدان آستانہ کی طرف) پر بعض پاکستانی یا ہندوستانی (اپنی مخصوص وضع و قطع کے ساتھ) ٹھنڈک کی شدت کی وجہ سے دروازے سے پشت لگائے ہوئے تھر تھرارہے ہیں (کانپ) میں نے دق الباب کیا حاج آقای حبیب نامی خادم نے میرے اصرار پر دروازہ کھول دیا ہمارے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی حرم کے اندر داخل ہوگئے اور ضریح کے کنارے زیارت اور عرض ادب میں مصروف ہوگئے میں نے بھی انھیں خادموں سے پانی مانگا اور نماز شب کے لئے وضو کرنے لگا ۔

ایک دوسری عنایت

آقای شیخ عبد اللہ موسیانی فرماتے ہیں کہ میں مشہد کے لئے عازم تھا جب کہ وہاں زائرین کی کثرت کے سبب مسافر خانہ یا ہوٹل کا دستیاب ہونا مشکل تھا جوں ہی مجھے مشہد میں اژدہام اور گھر نہ ملنے کی خبر ملی تو حضرت معصومہ سلام اللہ علیہاکے حرم میں مشرف ہوا اور بہت ہی اپنائیت سے آنحضرت سلام اللہ علیہا کی خدمت میں عرض پرداز ہوا بی بی جان میں آپ کے بھائی کی زیارت کا قصد رکھتا ہوں لہٰذا آپ خود مجھے وہاں پر دچار مشکلات ہونے سے بچائیں اس کے بعد میں مشہد کے لئے روانہ ہوگیا وہاںپہنچنے کے بعد دیکھا کہ ایسے ہنگام میں گھر کا ملنا بہت مشکل ہے حرم سے قریب ٹیکسی رکی اور میں اتر گیا ناگہاں دیکھا کہ ایک جوان ایک گلی سے نکل کر میری طرف آرہا ہے اس نے آتے ہی سوال کیا کہ گھر چاہیے ۔
میں نے کہا کہ ہاں پھر اس نے مجھے اپنے پیچھے پیچھے آنے کے لئے کہا میں اس کے ساتھ ہولیا وہ اپنے گھر لے گیا ایک بہت ہی وسیع و عریض اور عمدہ کمرہ میرے حوالہ کیا اور میں سامان سجل کرنے لگ گیا اتنے میں اس کی بیوی نے مجھے کھانے پر مدعو کر لیا حرم مطہر کی زیارت اور فریضہ کی ادائیگی کے بعد ان کے ساتھ ہم دستر خوان ہو گیا دوسرے دن اس خاتون نے مجھ سے پوچھا کہ آپ یہاں کب تک رہنے کا قصد رکھتے ہیں ؟ میں نے جواب دیا دس دن ۔ خاتون نے کہا ہم تہران جا رہے ہیں یہ کنجی ہے آپ جب بھی جانا چاہیں یہ کنجی ہمارے پڑوسی آقای رضوی (رضوانی) کو دے دیجئے گا میں سمجھا کہ جس کو کنجی دینے کے لئے کہا ہے اس سے مراد کرایہ کی بھی بات کر لی ہے چند دن کے بعد کوئی گھر پر آیا اور کہنے لگا میں رضوی یا رضوانی ہوں آپ جب بھی قم کے لئے روانہ ہوں کنجی کمرے کے اندر آئینہ کے پیچھے رکھ دیجئے گا ۔ اور گھر کا دروازہ بند کرکے چلے جائے گا ۔

پھر میں نے اس سے بھی کہا کہ کرایہ کا کیا ہو گا اس نے کہا کہ کرایہ سے متعلق مجھ سے کوئی بات نہیں ہوئی ہے دس دن قیام کے بعد جب میں نے قم آنے کا ارادہ کیا تو یاد آیا کہ ٹکٹ پہلے لینا چاہئے اب تو ٹکٹ لینا بہت مشکل ہے ۔ میں نے اس گاڑی والے سے (جو ہمارے قیام گاہ کے پاس گاڑی پارک کرتا تھا اور تہران سے مشہد اس کی مسیر تھی) گزارش کی کہ ہمیں بھی اپنے ہمراہ تہران تک لیتے چلو اس نے جواب دیا کل میں تو تہران ہیں جاؤں گا لیکن آپ کو بہر صورت قم بھیج دوں گا دوسرے دن وہ ہمیں گیرج لے گیا اور دفتر کے نگراں سے سفارش کی کہ یہ ہمارے لوگ ہیں اور قم جانا چاہتے ہیں کوئی صورت نکالئے اس نے خنداں پیشانی سے استقبال کیا اور بس میں بہترسے بہتر ہماری ضرورتوں کے مطابق جگہ دیدی اسی طرح حضرت معصومہ سلام اللہ علیہانے ہماری واپسی کا بھی انتظام کردیا جس طرح مشہد میں ہمارے قیام کا بند و بست کیا تھا ۔

نخجوانی طالب علم کو شفا

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ فرماتے ہیں کہ روس کی بربادی اور اس کی تقسیم نیز مسلمان نشین جمہوریتوں کے آزاد ہونے کے بعد (جس میں ایک جمہوری نخجوان بھی ہے)نخجوان کے شیعوں نے اپنے نوجوانوں کو حوزہ علمیہ قم بھیجنے کا ارادہ کیا تاکہ تبلیغ اور صحیح تربیت کا ایک اچھا اور مناسب انتظام ہو قم بھیجنے کے لئے ان لوگوں نے ایک مسابقہ کا انعقاد کیا جس میں تین سو افراد نے شرکت کی اور ان میں سے پچاس افراد کو قبول کیا گیا جن کے نمبر اچھے تھے ان پچاس افراد میں سے ایک منتخب شدہ نوجوان ایسا بھی تھا جس کی آنکھ خراب تھی ،مسئولین نے اسے رد کر دیا۔ لیکن اس کے باپ کے بے حد اصرار

کی بناء پر اسے دوبارہ قبول کیا گیا،جس وقت یہ افراد تحصیل علم کے لئے قم روانہ ہو رہے تھے اس وقت ویڈیو گرافر نے کیمرہ اس لڑکے کی طرف گھما دیا اور ایک برجستہ تصویر لے کر نمائش میں لگا دی جب اس نوجوان نے یہ دیکھا تو بہت رنجیدہ ہوا قم پہنچنے کے بعد سارے لوگ اپنے اپنے مدرسوں میں ساکن ہوئے لیکن اس نوجوان کے قدم حرم مطہر کی جانب بڑھے اور اس نے بارگاہ حضرت معصومہ میں حاضری دی نہایت لگن خلوص کے ساتھ حضرت سے متوسل ہوا اسی عالم میں وہ سو گیا خواب میں اس نے عوالم مشاہدہ کئے بیداری کے بعد اس نے دیکھا کہ اب آنکھ سالم اور بے عیب ہے شفا یابی کے بعد وہ مدرسہ لوٹتا ہے جب اس کے دوستوں نے یہ کرامت اور معجزاتی کیفیت دیکھی تو ایک ساتھ حرم کے لئے روانہ ہوگئے اور کافی دیر تک وہاں دعا اور توسل میں مشغول رہے جب یہ خبر نخجوان پہنچی تو وہاں کے لوگوں نے کافی اصرار کیا کہ اس جوان کو یہاں بھیج دیا جائے تاکہ دوسروں کے لئے عبرت اور ہدایت نیز مسلمانوں کا عقیدہ پختہ ہو سکے۔ (۳)

منبع فیض الٰہی

محدث قمی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بعض اساتذہ سے خود سنا ہے کہ ملا صدر شیرازی نے اپنی بعض مشکلات کی بنیاد پر شیراز سے قم کی ہجرت کر لی اور کہک نامی دیہات میں سکوت پذیر ہوگئے ۔ اس حکیم فرزانہ کے لئے جب بھی کسی علمی مسئلہ میں مشکل پیش آتی تھی حضرت معصومہ سلام اللہ علیہاکی زیارت کو آتے تھے اور حضرت سے متوسل ہونے کی وجہ سے ان کی علمی مشکلات حل ہوجاتی تھی اور اس منبع فیض الٰہی کے مورد عنایت قرار پاتے تھے ۔ (۴)

مرد نصرانی کو شفا

محدث نوری نے نقل فرمایا ہے : کہ بغداد میں ایک نصرانی بنام یعقوب مرض چکے تھے وہ اس درجہ نحیف و لاغر ہوچکا تھا کہ چلنے پھرنے سے بھی معذور تھا وہ کہتا ہے :

خدا سے میں نے بارہا موت کی تمنا کی یہاں تک کہ ۱۲۸۰ ھ میں عالم خواب میں ایک جلیل القدر نورانی سید کو دیکھا کہ میرے تخت کے پاس کھڑے ہیں اور مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ اگر شفا چاہتے ہو تو کاظمین کی زیارت کے لئے آوٴ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو اپنی ماں سے خواب کو نقل کیا ، چونکہ میری ماں نصرانی تھی اس لئے کہنے لگی یہ شیطانی خواب ہے ۔ دوسری مرتبہ جب میں سویا تو ایک خاتون کو خواب میں دیکھا جو چادر میں ڈھکی تھیں مجھ سے کہنے لگیں : اٹھو ! صبح ہو گئی ہے ۔ کیا میرے باپ نے تم سے شرط نہ کی تھی کہ ان کی زیارت کرو گے تو وہ تم کو شفا یاب کریں گے ؟ میں نے پوچھا : آپ کون ہیں ؟ تو فرمایا : میں معصومہ امام رضا علیہ السلام کی بہن ہوں ۔ پھر میں نے پوچھا آپ کے بابا کون ہیں ؟ تو انھوں نے فرمایا : موسیٰ بن جعفر (اسی اثناء میں) میں خواب سے بیدار ہوگیا (5) متحیر تھا کہ کہاں جاوٴں ذہن میں آیا کہ سید راضی بغدادی کے پاس جاوٴں ۔ اسی عزم کے تحت میں بغداد گیا اور جب ان کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو دق الباب کیا ۔ آواز آئی : کون ؟ میں نے کہا دروازہ کھولو ! جیسے ہی سید نے میری آواز سنی اپنی بیٹی سے کہا : دروازہ کھولو ایک نصرانی مسلمان ہونے کے لئے آیا ہے ۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو ان سے پوچھا : آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ میں اس قصد سے آیا ہوں ؟ انھوں نے فرمایا : خواب میں میرے جد نے مجھے سارے قضیہ سے آگاہ کردیا ہے ۔ پھر وہ مجھے کاظمین شیخ عبد الحسین تہرانی کے پاس لے گئے تو میں نے اپنی ساری داستان ان سے کہہ سنائی ۔

داستان سننے کے بعد انھوں نے حکم صادر فرمایا اور لوگ مجھے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حرم مطہر میں لے گئے اور مجھے ضریح کا طواف کرا یا لیکن کوئی عنایت نہ ہوئی میں حرم سے باہر نکلا ، پیاس کا غلبہ ہوا پانی پیا ، پانی پیتے ہی میری حالت متغیر ہوگئی ۔ میں زمین پر گر گیا گویا میری پیٹھ پر ایک پہاڑ تھا جس کی سنگینی سے مجھے نجات ملی ، میرے بدن کا ورم ختم ہو گیا ، میرے چہرے کی زردی سرخی میں تبدیل ہو گئی اور اس کے بعد اس مرض کا نام و نشان تک مٹ گیا ۔ شیخ بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ہاتھوں مسلمان ہو گیا ۔

مفلوج کو شفا

حجۃ الاسلام و المسلمین آقای شیخ محمود علمی اراکی نے نقل فرمایا ہے :
میں نے خود بارہا ایک شخص کو دیکھا ہے کہ جو پیر سے عاجز تھا وہ اپنے پیروں کو جمع کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا ۔ وہ اپنے بدن کے نچلے حصہ کو زمین پر خط دیتا ہوا اپنے دونوں ہاتھوں کے سہارے چلتا تھا ۔ ایک دن میں نے اس سے اس کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ روس کے ایک شہر قفقاز کا باشندہ ہے ۔ وہ بتانے لگا کہ میرے پیر کی رگیں خشک ہوچکی ہیں لہٰذا میں چلنے سے معذور ہوں ۔ میں مشہد امام رضا علیہ السلام سے شفا لینے گیا تھا لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا ۔ اب یہاں قم آیا ہوں اگر خدا نے چاہا تو شفا مل جائے گی ۔
ماہ رمضان المبارک کی ایک رات کو یکایک حرم کے نقار خانے سے نقارہ بجنے کی آواز آئی ۔ لوگ آپس میں کہہ رہے تھے بی بی نے مفلوج کو شفا دیدی ! اس واقعے کے چند دنوں بعد میں چند افراد کے ساتھ گاڑی (یکہ) میں اراک کی طرف جا رہا تھا ۔ راستے میں اراک سے چھ فرسخ کے فاصلے پر اسی مفلوج شخص کو دیکھا کے اپنے صحیح و سالم پیر سے کربلا کی طرف عازم ہے ہم نے اپنا یکہ روکا اور اس کو اپنی سواری پر سوار کرلیا ۔ پھر معلوم ہوا کہ اس دن جسے شفا ملی تھی وہ یہی مفلوج ہے ۔ وہ شخص اراک تک ہم لوگوں کے ساتھ تھا ۔ (٦)

عزاداری اہلبیت کا صلہ اور درد پا کی شفا

حضرت آیۃ اللہ شیخ مرتضیٰ حائری نے فرمایا :
آقا جمال نامی شخص جو " ہژبر " کی عرفیت سے مشہور تھا ، اس کے پیر میں درد کی شکایت ہوگئی اور وہ اس حد تک بڑھی کہ مجلسوں میں ایک آدمی انھیں گودی اٹھا کر لے جایا کرتا تھا اور ان کی کمک کرتا تھا ۔
نویں محرم کو آقای ہژبر مدرسہ فیضیہ میں اس مجلس میں شرکت کی غرض سے آئے جسے آیۃ اللہ مرتضیٰ حائری نے برپا کیا تھا ، آقا سید علی سیف (آیۃ اللہ حاری مرحوم کے خادم) کی نگا جیسے ہی آقائے ہژبر پر پڑی ان کو برا بھلا کہنے لگے ، کہنے لگے : یہ کون سا کھیل رچا رکھا ہے ، لوگوں کو زحمت میں مبتلا کرتے ہو ۔ اگر تم واقعاً سید ہو تو جاؤ جا کر بی بی سے شفا حاصل کرلو ۔ یہ جملہ سن کر آقائے ہژبر کافی متاثر ہوئے ۔ جب مجلس ختم ہوگئی تو اپنے ہمراہی و مدد گار سے کہا : مجھ کو حرم مطہر لے چلو ! حرم پہنچ کر زیارت و عرض ادب کے بعد شکستہ حالی میں توسل کیا ، اسی حالت میں سید کو نیند آ گئی ۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے : اٹھو ! میں نے کہا : میں اٹھ نہیں سکتا ۔
کہا گیا : تم اٹھ سکتے ہو ، اٹھ جاؤ ! اس کے بعد ان کو ایک عمارت دکھائی گئی اور کہنے والے نے کہا : یہ عمارت سید حسین آقا کی ہے جو میرے لئے مصائب پڑھتے ہیں اور یہ نامہ بھی ان کو دیدینا ۔ ناگہاں آقائے ہژبر کی آنکھ

کھل گئی تو انھوں نے خود کو اس حال میں کھڑے ہوئے پایا کہ ان کے ہاتھ میں ایک خط تھا ۔ انھوں نے وہ نامہ مذکورہ شخص تک پہنچا دیا ۔ وہ کہتے تھے : میں ڈر گیا کہ اگر اس خط کو نہیں پہنچایا تو دوبارہ اس درد میں مبتلا ہوجاؤں گا ۔ اس خط میں کیا تھا کسی کو معلوم نہ ہوسکا حتیٰ آیۃ اللہ حائری نے فرمایا : اس واقعہ کے بعد آقائے پژبر بالکل بدل گئے ، گویا ایک دوسری دنیا کے باشندے ہیں اکثر و بیشتر خاموش ، یا ذکر خدا میں مشغول رہتے تھے ۔ (۷)

گمشدہ کو نجات اور زائرین پر عنایتیں

حرم کے خادم اور کلید دار جو آقائے روحانی مرحوم (علمائے قم میں سے ایک عالم دین جو مسجد امام حسن عسکری علیہ السلام میں امام جماعت تھے) کی نمازوں میں تکبیر بھی کہا کرتے تھے ۔ خود نقل کرتے ہیں : جاڑے کی ایک رات تھی ، میں حرم مطہر میں تھا عالم خواب میں حضرت معصومہ علیہا السلام کو دیکھا کہ آپ فرما رہی ہیں : اٹھو اور مناروں پر چراغ روشن کرو ، میں خواب سے بیدار ہوا اور کوئی توجہ نہ دی ، دوسری مرتبہ بھی یہی خواب دیکھا لیکن اس مرتبہ بھی توجہ نہ دی ، تیسری مرتبہ حضرت نے فرمایا : مگر تم سے نہیں کہہ رہی ہوں کہ اٹھو اور مناروں پر چراغ روشن کرو ؟ میں خواب سے بیدار ہوا اور کسی علت کو معلوم کئے بغیر منارے پر گیا اور چراغ روشن کر کے پھر سوگیا ۔ صبح کو اٹھ کر حرم کے دروازوں کو کھولا اور آفتاب طلوع ہونے کے بعد حرم سے باہر آیا ۔ اپنے رفقاء کے ساتھ جاڑے کی دھوپ میں گفتگو کر رہا تھا کہ یکایک چند زائرین کی گفتگو کی طرف متوجہ ہوا ۔ وہ کہہ رہے تھے : بی بی کی کرامت اور معجزے کو دیکھا ! اگر کل رات اس سرد ہوا اور شدید برف باری میں حرم کے منارے کا چراغ روشن نہ ہوتا توہم لوگ ہرگز راستہ تلاش نہیں کرپاتے اور ہلاک ہوجاتے ۔

خادم کہتا ہے :

میں اپنے آپ میں حضرت کی کرامت کی طرف متوجہ ہوا نیز یہ کہ آپ کو اپنے زائروں سے کس قدر محبت و الفت ہے۔ (۸)

مرض دیوانگی

آقائے میر سید علی برقعی نے فرمایا :

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں جب عراق میں ایران کا سفیر تھا تو میری بیوی دیوانگی کی مرض میں مبتلا ہو گئی ، نوبت یہاں تک آ گئی کہ ان کے پیر میں زنجیر ڈالنی پڑی ایک دن جب سفارت خانے سے لوٹا تو ان کا بہت برا حال دیکھا ۔ یہ حال دیکھنے کے بعد اپنے مخصوص کمرے میں داخل ہوا اور وہیں سے امیرالمومنین علیہ السلام سے متوسل ہوا عرض کیا :

یا علی چند سال سے آپ کی خدمت میں ہوں اور پردیسی ہوں ، اپنی بیوی کی شفا یابی آپ سے چاہتا ہوں ۔اسی طرح متحیر و پریشان تھا کہ خدایا کیا کروں کہ ناگہاں گھر کی خادمہ دوڑتی ہوئی آئی اور بولی آقا ! جلدی آئیے ۔ میں نے پوچھا : میری بیوی مرگئی ؟ کہنے لگی : نہیں ! اچھی ہوگئی ہیں ۔ میں جلدی سے اپنی بیوی کے پاس آیا تو دیکھا کہ طبیعی حالت میں بیٹھی ہیں ۔ مجھے دیکھتے ہی مجھ سے پوچھنے لگیں : میرے پیر میں زنجیر کیوں باندھی ہے ؟

میں نے سارا واقعہ سنادیا ۔ اس کے بعد میں نے پوچھا تم یکایک ٹھیک کیسے ہو گئی ؟ انھوں نے جواب دیا : ابھی ابھی ایک باجلالت خاتون میرے کمرے میں داخل ہوئیں تھیں ، میں نے پوچھا : آپ کون ہیں ؟ فرمایا : میں معصومہ امام موسیٰ جعفر علیہ السلام کی دختر ہوں ، میرے جد امیرالمو‌ٔمنین علیہ السلام نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تم کو شفا دوں اور میں نے تم کو شفا یاب کردیا ۔ (۹)

ضعف چشم

حاج آقائے مہدی صاحب مقتبرۃ اعلم السلطنۃ (بین صحن جدید و عتیق) نے نقل کیا ہے کہ میں کچھ دنوں قبل ضعف چشم میں مبتلا ہو گیا تھا ۔ ڈاکٹروں کے پاس جانے کے بعد معلوم ہوا کہ آنکھ میں موتیا بند ہو گیا ہے لہٰذا اس کا آپریشن کرنا پڑے گا ۔ وہ کہتے ہیں : اس کے بعد میں جب بھی حرم مشرف ہوتا تھا تو ضریح کی تھوڑی سی گرد و غبار آنکھوں سے مل لیا کرتا تھا ۔ میرا یہ عمل باعث ہوا کہ میری آنکھوں کی کمزوری برطرف ہو گئی ۔ یہ عمل ایسا بابرکت ثابت ہوا کہ آج تک چشمے کے بغیر قرآن و مفاتیح پڑھتا ہوں ۔ (۱۰)

گونگی لڑکی

حجۃ الاسلام جناب آقائے حسن امامی یوں رقمطراز ہیں :
۱۰ / رجب ۱۳۸۵ ء ھ بروز پنجشنبہ " آب روشن آستارہ " کی رہنے والی ایک ۱۳ سالہ لڑکی اپنے ماں باپ کے ہمراہ قم آئی ۔ وہ لڑکی ایک مرض کی وجہ سے گونگی ہو گئی تھی اور بولنے کی صلاحیت اس سے سلب ہوگئی تھی ۔ ڈاکٹروں کو دکھانے کے باوجود بھی اس کا معالجہ نہ ہو سکا ۔ جب ڈاکٹر مایوس ہوگئے تو وہ لوگ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم میں پناہ گزیں ہوئے ۔ دو رات وہ لڑکی ضریح کے پاس بیٹھی رہی ۔ کبھی روتی تو کبھی زبان بے زبانی سے مشغول راز و نیاز تھی کہ یک بارگی حرم کے سارے چراغ خاموش ہو گئے ۔ اسی وقت وہ لڑکی حضرت کی بے کراں عنایتوں کے سائے میں آ گئی اور ایک عجیب انداز میں چیخ اٹھی جسے وہاں کے خدام اور زائرین نے اچھی طرح سنا چیخ سنتے ہی مجمع ٹوٹ پڑتا تاکہ اس کے کپڑے کے کچھ حصے بعنوان تبرک لے لے ۔ لیکن فوراً خادمین حضرات لڑکی کو حفاظت کے لئے ایک حجرے میں لے گئے (جسے کشیک خانہ کہتے ہیں) یہاں تک کہ مجمع کم ہویا ۔ لڑکی نے کہا : جس وقت چراغ گل ہوا اسی وقت ایک ایسی روشنی اور نور دیکھا کہ اپنی پوری زندگی میں ویسا نور نہیں دیکھا تھا پھر حضرت سلام اللہ علیہا کو دیکھا کہ فرما رہی ہیں : تم ٹھیک ہوگئی ہو اب بول سکتی ہو میں چیخنے لگی تو دیکھا کہ میں بول سکتی ہوں ۔ (۱۱)

مریض دق

آقائے مہدی صاحب مقبرہ اعلم السلطنۃ فر ماتے ہیں :
قم کے ایک دیہات "خلجستان " کا ایک شخص مرض دق (ٹی ۔بی) میں مبتلا ہو گیا قم کے ڈاکٹروں کی طرف مراجعہ کیا ۔ لیکن اس کا کوئی اثر نہ ہوا ۔ پھر تہران گیا وہاں معالجہ شروع کیا ۔ یہاں تک کہ علاج میں اس کی ساری دولت ختم ہو گئی لیکن دواؤں نے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا ۔ مایوس ہو کر تہی داماں وہ اپنے وطن لوٹ آیا ۔ وہاں کے رہنے والوں نے اس سے کہا: تمھارے پاس یہاں کچھ نہیں ہے اور تم جس مرض میں مبتلا ہو وہ چھوت کا مرض ہے ۔ تمھارا یہاں رہنا یہاں کے لوگوں کے لئے نقصان دہ ہے لہٰذا تم یہاں سے چلے جاؤ۔ چار و

ناچار وہ آوارہ وطن تہی داماں رنجور شخص قم پہنچتا ہے اور صحن جدید میں حرم مطہر کے مقبروں میں سے ایک مقبرے میں تمام جگہوں سے ناامید ہو کر عنایات فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا سے اپنے دل کو تسلی دیتا ہے ۔ اسی اثنا میں اسے نیند آجاتی ہے ۔ بی بی کی عنایتوں کے نتیجہ میں بیدار ہو نے کے بعد اندر مرض کا کوئی اثر نہیں پاتا ہے ۔ (۱۲)

قرض کی ادائیگی اور رزق میں برکت

آستانہ مقدسہ کے خادم جناب آقائے کمالی فرماتے ہیں : ۱۳۰۲ ھء شمسی کی بات ہے میں حضرت معظمہ کی بارگاہ میں پناہ گزیں تھا اور وہیں صحن نو میں ایک حجرے میں مقیم تھا ۔ زندگی بہت سختی سے گذر رہی تھی اور بے حد فقیر و نادار ہو گیا تھا زندگی حرم کے اطراف کے تاجروں سے قرض پر گذر رہی تھی۔ یہاں تک کہ ایک دن نماز صبح کی ادائیگی کے بعد بی بی کی بارگاہ میں مشرف ہوا ۔ اور اپنی ساری حالت بی بی کو سنا دیا ۔ اسی حالت میں پیسوں کی تھیلی میرے دامن میں گری ۔ کچھ دیر تک تو میں نے انتظار کیا کہ شاید یہ کسی زائر کا پیسہ ہو تو یہ اسے دیدوں ، لیکن وہاں کوئی نہ تھا ۔ میں سمجھ گیا کہ بی بی کا خاص لطف ہے ۔ تھیلی لے کر اپنے حجرے کی طرف پلٹ گیا ۔ جب اسے کھولا تو اس میں چار ہزار تومان تھے پہلے تو میں نے سارے کے سارے قرض ادا کئے پھر چودہ مہینوں تک اس کو خرچ کرتا رہا لیکن اس میں کافی برکت تھی ، ختم ہی نہیں ہوتا تھا ۔ یہاں تک کہ ایک دن حجۃ الاسلام حسین حرم پناہی تشریف لائے اور ہماری زندگی کے بارے میں سوال کیا ۔ میں نے موضوع کو یوں بیان کردیا ۔ انہی دنوں وہ عطیہ ختم ہوگیا ۔ (۱۳)

حرم کے خادم کو شفا

یہ کرامت جو کہ حد تواتر تک پہنچی ہے اس طرح نقل کی جاتی ہے :

حرم کے خادموں میں سے ایک خادم جن کا نام میرزا اسد اللہ تھا کسی مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ان کے پیروں کی انگلیاں سیاہ ہو گئیں ۔ ڈاکٹروں کا یہ کہنا تھا کہ انگلیاں پیروں کے ساتھ کاٹنی پڑیں گی تا کہ مرض اوپر سرایت نہ کرسکے ۔ لہٰذا طئے پایا کہ دوسرے دن آپریشن ہوگا ۔ میرزا اسداللہ نے کہا جب ایسا ہی ہونا ہے تو آج رات مجھے دختر موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کے حرم مطہر میں لے چلو ۔ لوگ انہیں حرم لے گئے ۔ رات کو خادموں نے حرم بند کردیا ۔ وہ خادم حرم ضریح کے پاس پیر میں درد کی وجہ سے نالہ و شیون کر رہا تھا ۔ یہاں تک کہ سپیدی سحری نمودار ہونے کا وقت آ گیا ناگہاں خادموں نے میرزا کی آواز سنی کہ کہہ رہے ہیں : حرم کا دروازہ کھولو ۔ بی بی نے مجھے شفا یاب کردیا ۔

جب لوگوں نے دروازہ کھولا تو ان کو مسرور و شادمان پایا ۔ اسد اللہ نے کہا : عالم خواب میں دیکھا کہ ایک با جلالت خاتون میرے پاس تشریف لائیں اور فرما رہی ہیں : تمھیں کیا ہو گیا ہے ؟ میں نے عرض کی : اس مرض نے مجھ کو عاجز کردیا ہے میں خدا سے یا تو اس درد کی دوا چاہتا ہوں یا موت کا خواستگار ہوں ۔ اس با جلالت خاتون نے اپنی چادر کا ایک گوشہ چند مرتبہ میرے پیر پر مس کیا اور فرمایا : ہم نے تم کو شفا دیدی ۔ میں نے عرض کیا : آپ کون ہیں ؟ فرمایا : مجھے نہیں پہچانتے ہو جب کہ میری نوکری کرتے ہو ۔ میں فاطمہ دختر موسیٰ بن جعفر علیہما السلام ہوں ۔ بیدار ہونے کے بعد میرزا نے وہاں روئی کے کچھ ٹکڑے پائے تھے تو ان کو سمیٹ لیا تھا ۔ اس میں سے تھوڑا سا بھی جس مریض کو دیا جاتا تھا اور وہ درد کی جگہ پر اسے مس کرتا تھا

تو فوراً شفایاب ہو جاتا تھا ۔ اسد اللہ کہتے ہیں کہ وہ روئی ہمارے گھر میں موجود تھی ۔ یہاں تک کہ سیلاب آیا اور ہمارا گھر برباد ہوگیا اور وہ روئی غائب ہوگئی پھر دوبارہ نہ ملی ۔ (۱۴)

شفائے چشم

آقائے حیدری کاشانی (واعظ) نقل فرماتے ہیں کہ ان کی ایک ہم صنف دوست نے حضرت آیۃ اللہ بہاء الدینی کی خدمت میں بیان کیا : ایک دن میں نے اپنی دس سال کی بیٹی کی آنکھ پر ایک دانہ دیکھا ۔ جب متخصص کے پاس لے گیا تو معاینہ کے بعد اس نے بتایا کہ اس کا آپریشن کرنا پڑے گا نہیں تو خطرہ ہے ۔
لڑکی نے جیسے ہی یہ سنا ناراض ہو کر کہنے لگی کہ میں آپریشن نہیں کراوٗں گی ۔ مجھے حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم لے چلو ۔ یہ کہنے کے بعد خود حرم کی طرف دوڑتی ہوئی روانہ ہوگئی ۔ ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہوگئے ۔ وہ جیسے ہی حرم پہنچی رونا شروع کردیا اور بی بی کو مخاطب کر کے بولی : اے بی بی میں آپریشن نہیں چاہتی ہوں ۔ یہ کہتی جاتی اور ضریح سے اپنی آنکھ ملتی جاتی تھی ۔ اس کا برا حال تھا ۔ اس منظر کو دیکھنے کے بعد ہم منقلب ہوگئے ۔ اس حالت توسل کے بعد اس کو آغوش میں لے کر دلداری کی اور اس سے کہا : اچھی ہو جاوٗ گی ، پھر اس کو حرم مطہر کے صحن میں لے گیا ۔ ناگہاں میری نگاہ اس کی آنکھ پر پڑی تو دیکھا کہ اس خطر ناک دانہ کا تھوڑا سا بھی اثر موجود نہیں ہے ۔

مہمان نوازی کا خرچ

آقائے حیدری کاشانی فرماتے ہیں کہ ایک دن ہمارے گھر میں کسی کی مہمان نوازی کے لئے کچھ نہیں تھا ۔ لیکن کچھ لوگ شہر بیر جند (جہاں مجھے شہر بدر کیا گیا تھا) ۔ سے جو ہمارے آشنا تھے ہمارے یہاں تشریف لائے میں پریشان تھا کہ آخر کیا کروں ؟ جب کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو حرم آیا اور وہیں داخل حرم عرض کیا : بی بی جان آپ ہماری حالت سے بخوبی واقف ہیں ۔ ابھی یہ کہا ہی تھا کہ ایک خاتون نے آواز دی ۔ آواز سن کر میں ٹھہر گیا ۔ اس نے مجھے کچھ پیسہ دیا ۔ اور کہا یہ آپ کا پیسہ ہے ۔ پیسہ لے کر میں آگے بڑھنے لگا تو اس خاتون نے مجھے پھر پکارا اور کچھ اور پیسے دئے اور کہا کہ یہ بھی آپ کا پیسہ ہے ۔ اب میں نے ضریح کی گنبد کی طرف رخ کیا اور عرض کی : بی بی جان آپ کا بہت بہت شکریہ وہاں سے لوٹ کر گھر آیا اور مہمانوں کی خاطر و مدارات کے لئے سامان مہیا کیا ۔ جب میری بیوی (جو میری حالت سے واقف تھی) نے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کہاں سے لائے ؟ میں کہا : فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا نے عنایت کیا ہے ۔
قم جاوٗ آقائے حیدری کاشانی فرماتے ہیں کہ : مسجد گوہر شاد میں عشرہ ٔمجالس تمام ہونے کے بعد ایک خاتون میرے پاس آئی اور کہا : میرا جوان بچہ مریض تھا ایک رات حضرت رضا علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ۔ حضرت نے فرمایا : تمہارے دو جوان مریضوں میں سے ایک کو میں نے شفا یاب کردیا دوسرے کو میری بہن کے پاس قم لے جاوٗ (کیونکہ قم میں میری بہن اسے شفا دیں گی) اب آپ چونکہ قم روانہ ہو رہے ہیں تو یہ ساٹھ ٦٠ تومان وہاں ضریح میں ڈال دیجئے گا میں چند دن کے بعد حاضر ہوں گی ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ مشہد آتے وقت تم قم نہیں گئی تھی ؟ اس نے کہا ” نہ “ میں نے کہا : حضرت کی فرمائش تم سے شکوہ تھا کہ کیوں اس سفر میں ان کی بہن کی زیارت کو نہیں گئیں ۔ (۱۵)

نزول رحمت

پھر ایک بار شب کی تاریکی میں دست فیض الٰہی کریمہ اہل بیت کے ہاتھوں فیض و کرم تقسیم کرنے لگا اور خورشید سے زیادہ روشن ایک چراغ ولایت عاشقان دلسوختہ ولایت پر چمکنے لگا ۔ کوئی پرانی بات نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ہے جو پانچ ، چھ سال قبل روز جمعہ شب ۲۳ / اردیبہشت ۱۳۷۳ شمسی کو وقوع پذیر ہوئی ہے اور ایک بار پھر غیبی خزانوں اور نزول رحمت الٰہی کا مشاہدہ کیا ۔
جس نے دامن عنایت میں جگہ پائی وہ ایک چودہ سالہ لڑکی تھی جو دور و دراز کا سفر طے کر کے آئی تھی ۔ وہ آذربائیجان کے ایک شہر " شوط ماکو " کی رہنے والی تھی ۔
اس نے خود مجھ سے اس طرح نقل کیا ہے :
میں رقیہ امان اللہ پور " شوط ماکو " کی رہنے والی ہوں ۔ چار ماہ قبل سردی کے اثر سے میرے دونوں پیر مفلوج ہو گئے تھے ، گھر والوں نے " ماکو " خوئی ، تبریز کے مختلف ہسپتالوں میں معالجہ کرایا ۔ لیکن تمام ڈاکٹروں نے مختلف اکسرے اور آزمائشات کے بعد ہمارے علاج سے عاجزی ظاہر کی ۔ میں اسی طرح اپنے پیروں کو حرکت دینے سے معذور تھی یہاں تک کہ چہارشنبہ کی رات ۲۱ / اردیبہشت ۱۳۷۳ شمسی کو عالم خواب میں دیکھا کہ ایک سفید پوش خاتون ایک سفید گھوڑے پر سوار میری طرف آ رہی ہیں ۔ نزدیک آ کر فرمایا : کیوں شروع ہی سے میرے پاس نہیں آئی تاکہ تم کو شفا دیدیتی ؟ مضطرب حالت میں خواب سے بیدار ہوئی اور خواب کو چچا اور پھوپھی سے نقل کردیا ۔ ان لوگوں نے بھی بلا فاصلہ قم کے سفر کے مقدمات فراہم کردیئے ۔ لہٰذا روز جمعہ ۲۳ / اردیبہشت ساڑھے سات بجے شام کو ہم لوگ حرم مطہر میں مشرف ہوئے ۔ میں نماز کے بعد زیارت پڑھنے لگی ۔ ناگہاں ان بی بی کی آواز کانوں سے ٹکرائی جن کو خواب میں دیکھا تھا کہ فرما رہی ہیں : اٹھ جاوٴ ۔ میں نے تم کو شفا دیدی ہے ۔ میں نے شروع میں کوئی توجہ نہ دی دوبارہ پھر اس صدا کی تکرار ہوئی ۔ اس بار میں نے خود کو حرکت دی تو مشاہدہ کیا کہ میں حرکت کی قدرت رکھتی ہوں اور اس طرح میں بی بی دو عالم کے سایہ لطف میں پناہ گزیں ہو گئی ۔ (۱٦)

نسیم رحمت

باختران کے رہنے والی ایک لڑکی پروین محمدی ، اعصابی تشنج میں مبتلا ہوگئی جب تمام معالجات سے نا امید ہو گئی تو لڑکی اپنے والدین کے ساتھ امام رضا علیہ السلام سے شفا کی امید میں مشہد روانہ ہوئی ۔
پروین کی والدہ اس کرامت کو اس طرح نقل فرماتی ہیں :
جب میں قم پہونچی تو اپنے آپ سے کہا کہ بہتر ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی بہن کے پاس چلیں اگر انھوں نے جواب نہیں دیا تو مشہد چلیں گے ۔ دو بجے رات کے بعد ہم لوگ قم پہنچے ۔ دوسرے دن نو ۹ بجے صبح حرم میں مشرف ہوئے میری بیٹی جسے بہت مشکل سے نیند آتی تھی ۔ اعصابی تشنج کی وجہ مشکلات سے دو چار تھی ، توجہ اور توسل کی حالت میں جب اس کو ضریح پاس لے گئے تو بڑی آسانی سے سو گئی ۔ چند گھنٹوں کے بعد پس از نماز ظہر و عصر ایک خاص قسم کی خوشبو نے حرم کو اپنے احاطے میں لے لیا میں نے دیکھا کہ میری لڑکی کا داہنا ہاتھ تین مرتبہ اس کے چہرے پر ملا گیا اور اس کے چہرے کا رنگ روشن ہوگیا ، چادر کے جس گوشے کو ضریح میں باندھا تھا وہ کھل گیا اسی حالت میں ہماری بیٹی بڑی آسانی سے خواب سے بیدار ہو گئی اور پوچھا مادر گرامی ! ہم کہاں ہیں ؟ میں نے کہا : حرم حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا ۔ کہنے لگی : مادر

میں بھوکی ہوں ، مہینوں سے اس جملہ کو سننے کی آرزو تھی لہٰذا میں نے کہا چلو حرم کے باہر چلتے ہیں ہم لوگ صحن میں داخل ہوئے اس سے پوچھا : ناراحتی کا احساس نہیں کرتی ہو ؟ بولی نہیں الحمد للہ اچھی ہوں میں نے محسوس کیا کہ اس کی حالت طبیعی ہے اس کے بعد میں نے حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا شکریہ ادا کیا ۔ (۱۷)

شفا بخش شربت

۱۴ / شعبان چہارشنبہ کا دن تھا ۔ آستانہ مقدسہ میں نیمہ شعبان کی بزرگ عید کے موقع پر کریمہ اہل بیت علیہم السلام کی ملکوتی بارگاہ میں دور سے آئے ہوئے مہمانوں کی ضیافت ہو رہی ہے ۔ وہ بھائی کا ہمسایہ ہے جو بہن کے بلانے پر شفا کی امید میں اس در پر حاضر ہوا ہے ۔ وہ امیر محمد کوہی ساکن مشھد ہیں اور وہاں کے امور اقتصادی کے سابق ملازم ہیں ۔ آپ اپنی داستان اس طرح بیان فرماتے ہیں :
تین سال سے میں فلج کے مرض میں مبتلا تھا اور حرکت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا ویلچیر (Wheel Chair) کے سہارے چلتا تھا ۔ مشہد اور تہران کے متخصص ڈاکٹروں کے پاس گیا ، علاج کے مختلف مراحل گزارے بارہا ہسپتال میں رہا ، دعائے توسل اور ان مجالس میں بغرض شفا شرکت کی جو امام رضا علیہ السلام کے حرم میں برپا ہوتی تھیں لیکن کوئی عنایت نہ ہوئی۔ انھی دنوں بہت زیادہ غم و غصہ کی وجہ سے میں اپنے خانوادہ کے ساتھ حرم مشرف ہوا اور بہت دکھے دلوں سے عرض کیا: مولا !آپ تو غیر مسلموں کو محروم نہیں کرتے ہیں پھر مجھ جیسے شیعہ پر کیوں توجہ نہیں دیتے ہیں ۔ مولا !یا تو میرا جواب دیجئے یا میں قم جا کر آپ کی بہن سے شکایت کروں گا اور ان کو وسیلہ قرار دوں گا اس وقت حضرت معصومہ علیہا السلام کو مخاطب کرکے عرض کیا : میں آپ کے بھائی کا ہمسایہ ہوں اور ایک ایسا انسان ہوں جو عیال مند ہے اپنی پوری زندگی میں کوئی خیانت نہیں کی ہے اور اپنی آخری کوشش تک کامیاب رہا ہوں پھر وہ مجھے شفا کیوں نہیں دیتے ہیں؟ اس توسل اور شکوے کے بعد ایک خاتون کو عالم خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرما رہی ہیں ۔ تم قم آؤ تاکہ میں تم کو شفا دوں ۔ میں نے عرض کیا آپ ہمارے گھر تشریف لائی ہیں اور ہماری مہمان ہیں مجھے یہیں شفا دے دیجئے میرے پاس پیسہ نہیں ہے کہ قم آؤں فرمایا: تم کو قم آنا پڑے گا ۔ میں نے اپنے خواب کو اپنے بال بچوں سے نقل کر دیا چند دنوں کے بعد میرے فرزند نے مجھے سے کہا: بابا ! ہم نے اپنی ساری دولت آپ کے معالجے میں صرف کر دی ۔ لیکن چند پیٹی نوشابہ بیچنے کی وجہ سے کچھ پیسے ہاتھ میں آئے ہیں اسی کو مسافرت میں خرچ کیجئے اور قم چلے جایئے مجھے امید ہے کہ آپ کوشفا ملے گی۔
میں قم کی طرف رواں ہوگیا ۔ قم پہنچنے کے بعد وضو کیا اور حرم میں داخل ہو گیا ۔ دو آدمیوں سے گزارش کی کہ مجھے سہارا دے کر ضریح کے پاس لے جائیں ۔ وہ لوگ مجھے ضریح کے پاس لے گئے ۔ (میں بہت تھکا ہوا تھا) زیارت اور التجا کے بعد وہیں ضریح کے پاس کمبل اوڑھ لیا ، مجھے نیند آ گئی ۔ عالم خواب میں ایک خاتون کو کالی چادر اور سبز مقنعہ میں دیکھا انہوں نے مجھ سے فرمایا : میرے لال آنا مبارک ہو ۔ اب میں نے تم کو شفا دیدی ۔ اٹھ جاوٴ ! اب تم کو کوئی بیماری نہیں ہے ۔ میں نے عرض کیا : میں بیمار اور مفلوج ہوں ۔ انہوں نے ایک مٹی کا پیالہ جس میں چائے رکھی تھی میرے ہاتھ میں دی اور فرمایا : پیئو میں نے چائے پی ۔ ناگہاں خواب سے بیدار ہوا ۔ دیکھا کہ میں اپنے پیر پر کھڑے ہونے کی صلاحیت رکھتا ہوں اپنی جگہ سے اٹھا اورخود کو ضریح تک پہنچایا اور آخر کار آج کے دن بی بی سے اپنی عیدی لے لی ۔ (۱۸)
یہ بی بی مقدسہ کے بے شمار الطاف ، بے پایاں عنایت اور فراوان کرامات کا ایک چھوٹا سا نمونہ تھا ۔ آپ ہی کے

پاک و پاکیزہ وجود کے وسیلے سے قم عاشقان و سالکان طریق ہدایت کا ماوی اور قبلہ امید عارفان حقیقت ہو گیا ہے ۔ اس امید کے ساتھ کہ یہی مختصر تذکرہ دلسوختہ عاشقوں کے پیاسے حلقوم کے لئے شربت اور چراغ راہ ہدایت ہوتا کہ خواب غفلت سے بیدا ہو جا سکے ۔ اس امید کے ساتھ حضرت سب کو اپنے لطف و عنایت کے سایہ میں قرار دیں گی اور سب کو راہ ہدایت پر گامزن فرمائیں گی انشاء اللہ ۔

----

۱ ـبحارج/ ۱۰۲ ، ص / ۱۳۲ ۔

۲ـ فرزند سید جعفر احتشام مرحوم دونوں قم کے خطیب شمار ہوتے تھے ۔

۳ ۔ اس کرامت کی کیسٹ حضرت آیۃ اللہ العظمی مکارم شیرازی کی زبانی آستانہ فرہنگی میں موجود ہے

۴ـ فوائد الرضویہ ص۳۷۹ باتصرف۔

۵ـ دارالسلام ج / ۲ ، ص / ۱۶۹ ۔

٦ ۔ زندگانی حضرت معصومہ : سید مہدی صحفی ص / ۴۷ ۔

٧ ۔ زندگانی حضرت معصومہ : سید مہدی صحفی ص / ۴۷ ۔

۸ ۔ ودیعہ آل محمد / محمد صادق انصاری ص ۱۴ ۔

۹ـ بشارۃ المومنین / شیخ قوام اسلامی جاسبی ص ۴۳ ۔

۱۰ـ مدرک سابق ۔

۱۱ ۔ بشارۃ المومنین ص ۴۹ ۔

۱۲ ۔ بشارۃ المومنین ص ۵۱ ۔

۱۳ـ بشارۃ المومنین ص ۵۲ ۔

۱۴ـ انوار المشعشعین / شیخ محمد علی قمی ۲۱۶ ۔

۱۵ ۔ یہ کرامت آستانہ مقدسہ میں اوڈیو اور ویڈیو دونوں طرح موجود ہے ۔

١٦ ـاس کرامت کی اوڈیو کیسٹ اور تصویر آستانہ مقدسہ میں موجود ہے ۔

١٧ ۔ یہ کرامت ۲ / تیر ۱۳۷۳ شمسی بروز پنجشنبہ کو وقوع پذیر ہوئی اس کی آوڈیو اور تصویر نیز آستانہ مقدسہ میں موجود ہے۔

۱۸ـ یہ کرامت آستانہ مقدسہ میں تصویر کے ساتھ آڈیو کیسٹ میں موجود ہے ۔